5 مارچ2013ء

پاکستانی معیشت مشکل حالات سے نکلنے کی صلاحیت رکھتی ہے: یاسین انور

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر جناب یاسین انور نے کہا ہے کہ پاکستان کی معیشت مشکل حالات سے نکلنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ آج پاکستان نیوی وار کالج، لاہور میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ 'اس ملک کے معاشی امکانات میرے لیے بے حد خوشی کا باعث ہیں اور میں آپ سب کی حوصلہ افزائی کرتا ہوں کہ مسئلے کا حل بن کر ملک کے مستقبل میں شامل ہو جائیں'۔

انہوں نے کہا کہ موجودہ معاشی صورتحال موزوں ترین نہیں تاہم اسے معاشی آفت بھی نہیں کہا جاسکتا۔ ان کا کہنا تھا کہ 65 سال میں پاکستان حد سے زیادہ گرانی (hyperinflation) کے مرحلے سے کبھی نہیں گذرا، پاکستان اپنے بین الاقوامی اور ملکی قرضوں پر کبھی نادہندنہیں ہوا، حقیقت یہ ہے کہ پچھلے چھ عشروں میں ہماری معیشت نے شاندار نہیں مگر مسلسل ترقی کی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ ترقی بین الاقوامی تنہائی اور پابندیوں کے ادوار، تین مہنگی جنگوں، دو دشمن محاذوں، مسلسل سیاسی انتشار، سماجی بے چینی، تیل کی قیمت میں تیزی سے اضافے اور بہت سے دوسرے عوامل کے باوجود ہوئی۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ اسٹیٹ بینک نے ہمیشہ اس امر کو یقینی بنایا ہے کہ ملک کا مالی نظام محفوظ اور مستحکم رہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہمارے مالی نظام کی مضبوطی اصلاحات کے عمل اور اسٹیٹ بینک کی مستقل نگرانی کا براہ راست نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے مالی نظام میں بہت بہتری کی گنجائش ہے۔ انہوں نے مؤثر قرضہ مارکیٹوں کی تشکیل، مزید بہتر ریگولیٹری اور رپورٹنگ طریقہ کار اور مالی شعبے کا دائرہ وسیع کر کے اس میں معیشت کے بینکاری سے محروم شعبوں جیسے زراعت، چھوٹے اور درمیانے کاروبار اور ہاؤسنگ کو شامل کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس ضرورت کے باوجود یہ حقیقت اپنی جگہ ہے کہ ہمارا مالی نظام ساخت کے لحاظ سے محفوظ ہے اور بحیثیت مجموعی معیشت کے لیے خطرہ نہیں۔

گورنر اسٹیٹ بینک نے نشاندہی کی کہ پاکستان کی غیر دستاویزی معیشت کا حجم بعض تخمینوں کے مطابق رسمی معیشت جتنا بڑا ہے۔ غیر رسمی معیشت ٹیکس نہیں دیتی اور جبکہ یہ افرادی قوت کے ایک خاصے بڑے حصے کو روزگار مہیا کرتی ہے، یہ کارپوریٹ اور لیبر قوانین پر بھی عمل نہیں کرتی۔ اگرچہ قریبی غیر رسمی روابط معیشت کو مزید مضبوط بناتے ہیں لیکن اس کی لاگت پوری معیشت کو برداشت کرنا پڑتی ہے کیونکہ وہ ریگولیٹرز کے دائرے سے باہر سرگرمیاں انجام دیتے ہیں۔ ہم اسٹیٹ بینک میں نظریاتی لحاظ سے ایک مختصر غیر رسمی معیشت دیکھنا چاہتے ہیں جبکہ معاشرہ اسے برقرار رکھنا چاہتا ہے اور اسی وجہ سے یہ مضبوط ہے۔

انہوں نے ملکی مارکیٹوں کی عالمی مارکیٹوں سے وسیع تر یکجائی کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ تاہم اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم اپنے مفادات کو تحفظ دینے کے لیے مناسب کنٹرولز اور طریقے اختیار نہ کریں۔ مالی مارکیٹوں سے وسیع تر روابط کا مطلب ہوگا کہ ہماری سرحدوں سے سرمائے کا بہاؤ تیز ہو جائے گا۔ اس سے قومی معیشت ترقی کرے گی لیکن جیسا کہ بیشتر مشرقی ایشیائی ممالک نے نوے کی دہائی میں سیکھا ہے، ایسا اقدام دو دھاری تلوار ثابت ہوسکتا ہے۔ اس لیے سرمائے پر بعض کنٹرولز برقرار رکھنا، جن سے سرمائے کے بہاؤ میں ہونے والے اتار چڑھاؤ میں کمی آجائے، آج کے دور میں ریگولیشن کے لیے بہت ضروری ہے۔

انہوں نے کہا کہ اپنی معیشت کے لیے مزید مؤثر ضوابط وقت کی ضرورت ہیں، نیز معیشت کو مستقل اور پائیدار نمو کے راستے پر لانے کے لیے جن اقدامات کی ضرورت ہے ان میں مؤثر ضوابط بھی شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ معیشت کے بعض شعبوں میں حکومت کے اثرات بہت نمایاں اور بعض شعبوں میں برائے نام ہیں۔ اتنا فرق غیر صحت مندانہ ہے۔ دوسرے شعبوں میں مؤثر ضوابط کی شدید کمی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹیکس کی مشینری خاصی مؤثر بنائی جاسکتی ہے۔ ملک کو درپیش اہم ترین مسائل میں سے ایک مسئلہ مالیاتی خسارے کا حجم ہے، اور اس کا حل اس امر میں ہے کہ ہم اپنے ٹیکس کی بنیاد بڑھائیں، جس کے لیے ایسے ضوابط کے نفاذ کی ضرورت ہے جن سے ٹیکس ادائیگی کی حوصلہ افزائی ہو اور ٹیکس چوری پر سزا ملے۔

گورنر اسٹیٹ بینک کا کہنا تھا کہ حکومت کو مرکزی بینک سے قرض حاصل کرنے میں کمی لانے کی ضرورت ہے۔ مرکزی بینک سے قرض کو عام طور پر نوٹ چھاپنا کہا جاتا ہے۔ مرکزی بینک سے حکومت کا قرض کم

ہونے سے مہنگائی بھی کم ہوگی۔ چنانچہ ٹیکس کی بہتر وصولی معیشت کی تیز تر ترقی کے لیے لازمی شرط ہے، اوراس کے لیے ہمیں مزید مؤثر ٹیکس ضوابط درکار ہیں۔

انہوں نے کہا کہ رواں مالی سال اوسط گرانی 8.50 سے 9.50 فیصد تک رہنے کی توقع ہے۔ ہر دو ماہ بعد شرح سود کا جائزہ لیا جاتا ہے، ان پر نظر ثانی بھی کی جاسکتی ہے۔ اس طرح ہمارے پالیسی اقدامات تیزی سے سامنے آتے ہیں اور اقتصادی ماحول میں کسی بھی تبدیلی پر فوری ردعمل ظاہر کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک اس امر کو بھی یقینی بناتا ہے کہ منی مارکیٹ میں رقوم کی قلت نہ پڑے، یعنی مانیٹری پالیسی کے سگنلز کی مؤثر ترسیل ہوتی رہے۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ اسٹیٹ بینک اور مسلح افواج کے فرائض ایک دوسرے سے بہت مختلف نہیں ہیں۔ ہم دونوں کو قومی مفادات کی نگرانی کا فرض سونپا گیا ہے، اور ہم دونوں کی کوشش ہوتی ہے کہ اندرونی یا بیرونی خطرات کو کم سے کم کیا جائے۔

****